سیرت النبی ﷺ کے جلسے اور جلوس

جسٹس (ر) مفتی تقی عثمانی

فہرست مضامین !

آپ ﷺ کا ذکر مبارک !

بزرگان محترم و برادران عزیز، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا ذکر مبارک انسان کی عظیم ترین سعادت ہے اور اس روئے زمین پر کسی کا بھی تذکرہ اتنا باعث اجر وثواب اتنا باعث خیر و برکت نہیں ہوسکتا جتنا سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا تذکرہ ہوسکتا ہے۔لیکن تذکرہ کے ساتھ ساتھ ان سیرت طیبہ کی محفلوں میں ہم نے بہت سی ایسی غلط باتیں شروع کردی ہیں۔جن کی وجہ سے ذکر مبارک کا صحیح فائدہ اور صحیح ثمرہ ہمیں حاصل نہیں ہو رہا ہے۔

سیرت طیبہ اور صحابہ کرامؓ !

ان غلطیوں میں ایک غلطی یہ ہے کہ ہم نے سرکار دو عالم ﷺ کا ذکر مبارک صرف ایک مہینے یعنی ربیع الاول کے ساتھ خاص کر دیا ہے اور ربیع الاول کے بھی صرف ایک دن اور ایک دن میں بھی صرف چند گھنٹے نبی کریم ﷺ کا ذکر کر کے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کا حق ادا کر دیا ہے یہ حضور اقدس ﷺ کی سیرت طیبہ کے ساتھ اتنا بڑا ظلم ہے کہ اس سے بڑا ظلم سیرت طیبہ کے ساتھ کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ صحابہ کرامؓ کی پوری زندگی میں کہیں یہ بات آپ کو نظر نہیں آئے گی۔اور نہ آپ کو اس کی ایک مثال ملے گی کہ انہوں نے ۱۲ ربیع الاول کو خاص جشن منایا ہو۔

عید میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کیا ہو یا اس خاص مہینے کے اندر سیرت طیبہ کی محفلیں منعقد کی ہوں۔اس کے بجائے صحابہ کرامؓ کا طریقہ یہ تھا کہ انکی زندگی کا ایک ایک لمحہ سرکار دو عالم ﷺ کے تذکرہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ جہاں دو صحابہؓ ملے انہوں نے آپ ﷺ کی احادیث اور آپ ﷺ کے ارشادات، آپ ﷺ کی دی ہوئی تعلیمات کا، آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات کا تذکرہ شروع کر دیا۔اس لئے ان کی ہر محفل سیرت طیبہ کی محفل تھی۔ان کی ہر نشست سیرت طیبہ کی نشست تھی۔اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ان کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت اور تعلق کے اظہار کے لئے رسمی مظاہروں کی ضرورت نہ تھی کہ عید میلا د النبی ﷺ منائی جارہی ہے اور جلوس نکالے جارہے ہیں۔ جلسے ہو رہے ہیں۔ چراغاں کیا جارہا ہے اس قسم کے کاموں کی صحابہ کرامؓ تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔

اسلام رسمی مظاہروں کا دین نہیں !

بات درحقیقت یہ تھی کہ رسمی مظاہرہ کرنا صحابہ کرامؓ کی عادت نہیں تھی وہ اس کی روح کو اپنائے ہوئے تھے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالی

علیہ والہ وسلم اس دنیا میں کیوں تشریف لائے تھے؟ آپ ﷺ کا کیا پیغام تھا؟ آپ ﷺ کی کیا تعلیم تھی؟ آپ ﷺ دنیا سے کیا چاہتے تھے ؟اس کام کے لئے انہوں نے اپنی ساری زندگی کو وقف کر دیا لیکن اس قسم کے رسمی مظاہرے نہیں گئے ۔اور یہ طریقہ ہم نے غیر مسلموں سے لیا ہے ۔ہم نے دیکھا کہ غیر مسلم اقوام اپنے بڑے بڑے لیڈروں کے دن منایا کرتی ہیں ۔اور ان دنوں میں خاص جشن اور خاص محفل منعقد کرتی ہیں اور ان کی دیکھا دیکھی ہم نے سوچا کہ ہم بھی نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے تذکرہ کے لئے عید میلا دالنبی ﷺ منائیں گے ۔اور یہ نہیں دیکھا کہ جن لوگوں کے نام پر کوئی دن منایا جاتا ہے ۔درحقیقت یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی زندگی کے تمام لمحات کو قابل اقتداء اور قابل تقلید نہیں سمجھا جا سکتا بلکہ یا تو وہ سیاسی لیڈر ہوتا ہے یا اسکی اور دنیاوی معاملے میں لوگوں کا قائد ہوتا ہے ،تو صرف اس کی یاد تازہ کرنے کے لئے ان کا دن منایا گیا لیکن اس قائد کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قابل تقلید ہے ۔اور اس نے دنیا میں جو کچھ کیا ،وہ صحیح ہے ،وہ معصوم اور غلطیوں سے پاک تھا لہذا اس کی ہر چیز کو اپنایا جائے ۔ان میں سے کسی کے بارے میں بھی یہ نہیں کہا جا سکتا ۔

آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے !

لیکن یہاں تو سرکار دو عالم ﷺ کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو بھیجا ہی اس مقصد کے لے تھا کہ آپ ﷺ انسانیت کے سامنے ایک مکمل اور بہترین نمونہ پیش کریں ،ایسا نمونہ بن جائیں ،جس کو دیکھ کر لوگ نقل اتاریں ۔اس کی تقلید کریں ،اس پر عمل پیرا ہوں ،اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں ۔اس غرض کے لئے نبی کریم ﷺ کو اس نیا میں بھیجا گیا تھا ۔آپ ﷺ کی زندگی کا ہر ایک لمحہ ہمارے لئے ایک مثال ہے ،ایک نمونہ ہے ۔اور ایک قابل تقلید عمل ہے ۔اور ہمیں آپ ﷺ کی زندگی کے ایک ایک لمحے کی نقل اتارنی ہے ۔اور ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا یہ فریضہ ہے،لہذا ہم نبی کریم ﷺ کو دنیا کے دوسرے لیڈروں پر قیاس نہیں کر سکتے ۔کہ ان کا ایک دن منالیا اور بات ختم ہوگئی بلکہ سرکار دو عالم ﷺ کی حیات طیبہ کو ہماری زندگی کے ایک ایک شعبے کے لئے اللہ تعالی نے نمونہ بنا دیا ہے ۔اور سب چیزوں میں ہمیں ان کی اقتدا کرنی ہے۔ ہمارا زندگی کا ہر دن ان کی یاد منانے کا دن ہے۔

ہماری نیت درست نہیں !

دوسری بات یہ ہے کہ سیرت کی محفلیں اور جلسے جگہ جگہ منعقد ہوتے ہیں ،اور ان میں نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کو بیان کیا جاتا ہے لیکن بات دراصل یہ ہے کہ کام کتنا ہی اچھے سے اچھا کیوں نہ ہو۔مگر جب تک کام کرنے والے کی نیت صحیح نہیں ہوگی جب تک اس کے دل

میں داعیہ اور جذبہ صحیح نہیں ہوگا۔ اس وقت تک وہ کام بے فائدہ، بے مصرف، بلکہ بعض اوقات مضر، نقصان دہ بن جاتا ہے۔

دیکھئے، نماز کتنا اچھا عمل ہے اور اللہ تعالی کی عبادت ہے اور قرآن و حدیث نماز کے فضائل سے بھرے ہوئے ہیں، لیکن اگر کوئی شخص نماز اس لئے پڑھ رہا ہے تاکہ لوگ مجھے نیک متقی اور پارسا سمجھیں، ظاہر ہے کہ وہ ساری نماز اکارت ہے، بے فائدہ ہے، بلکہ ایسی نماز پڑھنے سے ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا، حدیث شریف میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھے تو گویا کہ اس نے اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک ٹھیرایا ہے'' اسلئے کہ وہ نماز اللہ کو راضی کرنے کے لئے نہیں پڑھ رہا ہے بلکہ مخلوق کو راضی کرنے کے لئے اور مخلوق میں اپنا تقوی اور نیکی کا رعب جمانے کے لئے پڑھ رہا ہے، اس لئے وہ ایسا ہے جیسے اس نے اللہ کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھیرایا، اتنا اچھا کام تھا لیکن صرف نیت کی خرابی کی وجہ سے بیکار ہوگیا اور الٹا باعث گناہ بن گیا۔

یہی معاملہ سیرت طیبہ کے سننے اور سنانے کا ہے۔ اگر کوئی شخص سیرت طیبہ کو صحیح مقصد صحیح نیت اور صحیح جذبے سے سنتا اور سناتا ہے تو یہ کام بلاشبہ عظیم الشان ثواب کا اکم ہے اور باعث خیر و برکت ہے۔ اور زندگی میں انقلاب لانے کا موجب ہے، لیکن اگر کوئی شخص سیرت طیبہ کو صحیح نیت سے نہیں سنتا، اور صحیح نیت سے نہیں سناتا ہے، بلکہ اس کے ذریعہ کچھ اور اغراض و مقاصد دل میں چھپے ہوئے ہیں۔ اور جن کے تحت سیرت طیبہ کے جلسے اور محفلیں منعقد کی جارہی ہیں۔ تو بھائیو! یہ بڑے گھاٹے کا سودا ہے۔ اس لئے کہ ظاہر میں تو نظر آرہا ہے کہ آپ بہت نیک کام کرے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ الٹا گناہ کا سبب بن رہا ہے اور اللہ تعلیٰ کے عذاب اور عتاب کا سبب بن رہا ہے۔

نیت کچھ اور ہے!

اس نقطہ نظر سے اگر ہم اپنا جائزہ لے کر دیکھیں اور سچے دل سے نیک نیتی کے ساتھ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ان تمام محفلوں میں جو کراچی سے پشاور تک منعقد ہورہی ہیں، کیا ان کے منتظمین اس بناء پر محفل منعقد کر رہے ہیں کہ ہمارا مقصد اللہ تعالی کو راضی کرنا ہے؟ اور اللہ کے رسول ﷺ کی پیروی مقصود ہے؟ کیا اس لئے محفل منعقد کر رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی جو تعلیمات ان محفلوں میں سنیں گے اس کو اپنی زندگی میں ڈھالنے کی کوشش کریں گے؟ بعض اللہ کے نیک بندے ایسے بھی ہوں گے جن کی یہ نیت ہوگی۔ لیکن ایک عام طرز عمل دیکھئے تو یہ نظر آئے گا محفل منعقد کرنے کے مقاصد ہی کچھ اور ہیں۔ نیتیں ہی کچھ اور ہیں یہ نیت نہیں ہے کہ اس جلسے میں شرکت کے بعد ہم نبی کریم ﷺ کی سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے، بلکہ نیت یہ ہے کہ محلے کی کوئی انجمن ہے، جو اپنا اثر

رسوخ بڑھانے کے لئے جلسہ منعقد کر رہی ہے اور یہ خیال ہے کہ جلسہ سیرت النبی ﷺ کرنے سے ہماری انجمن کی شہرت ہو جائے، کوئی جماعت اس لئے جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کر رہی ہے کہ اس جلسہ کے ذریعہ ہماری تعریف ہو گی کہ بڑا شاندار جلسہ کیا، بڑے اعلی درجے کے مقررین بلائے اور بڑے مجمع نے اس میں شرکت کی اور مجمع نے ان کی بڑی تحسین کی۔

کہیں جلسے اس لئے منعقد ہو رہے ہیں کہ اپنی بات کہنے کا کوئی اور موقع تو ملتا نہیں، کوئی سیاسی بات ہے یا کوئی فرقہ وارانہ بات ہے جس کو کسی اور پلیٹ فارم پر ظاہر نہیں کیا جا سکتا، اس لئے سیرت النبی ﷺ کا ایک جلسہ منعقد کر لیں، اور اس میں اپنے دل کی بھڑاس نکال لیں، چنانچہ اس جلسے میں پہلے حضور اقدس ﷺ کی تعریف اور توصیف کے دو چار جملے بیان ہو گئے اور اس کے بعد پوری تقریر میں اپنے مقاصد بیان ہو رہے ہیں اور فریق مخالف پر بمباری ہو رہی ہے۔ اس غرض کے لئے جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔

دوست کی ناراضگی کے ڈر سے شرکت!

پر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اگر واقعۃً سچے دل سے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی نیت سے ہم نے یہ محفلیں منعقد کی ہوتیں تو پھر ہمارا طرز عمل کچھ اور ہوتا، ایک گھر میں ایک محفل میلا منعقد ہو رہی ہے، اب اگر اس محفل میں کوئی دوست یا رشتہ دار شریک نہیں ہوا تو اس کو مطعون کیا جا رہا ہے اور اس پر ملامت کی جا رہی ہے۔ اور اس سے شکایتیں ہو رہی ہیں، اس محفل میں شرکت کرنے والوں کی نیت یہ نہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کی سیرت سُنی ہے اور اس پر عمل کرنا ہے بلکہ نیت یہ ہے کہیں محفل منعقد کرنے والے ہم سے ناراض نہ ہو جایں۔ اور ان کے دل میں شکایت پیدا نہ ہو جائے اللہ کو راضی کرنے کی فکر نہیں ہے، محفل منعقد کرنے والوں کو راضی کرنے کی فکر ہے۔

مقرر کا جوش دیکھنا مقصود ہے!

کوئی شخص اس لئے جلسے میں شرکت کر رہا ہے کہ اسمیں فلاں مقرر صاحب تقریر کریں گے۔ ذرا جا کر دیکھیں کہ وہ کیسی تقریر کرتے ہیں سنا ہے کہ بڑے جوشیلے اور شاندار مقرر ہیں۔ بڑی دھواں دھار تقریر کرتے ہیں۔۔۔۔ گویا کہ تقریر کا مزہ لینے کے لئے جا رہے ہیں تقریر کے جوش و خروش کا اندازہ کرنے کے لئے جا رہے ہیں اور یہ دیکھنے کے لئے جا رہے ہیں کہ فلاں مقرر کیسے گا گا کر شعر پڑھتا ہے کتنے واقعات سناتا ہے۔

وقت گزاری کی نیت ہے!

کچھ لوگ اس لئے سیرت النبی کے جلسے میں شرکت کر رہے ہیں کہ چلو آج کوئی اور کام نہی ہے اور وقت گزاری کرنی ہے چلو کسی جلسے میں جا کر بیٹھ جاؤ تو وقت گزر جائے گا۔۔۔اور بے شمار افراد اس لئے شریک ہوتے ہیں کہ گھر میں تو دل نہیں لگ رہا ہے اور محلے میں ایک جلسہ ہو رہا ہے چلو اس میں تھوڑی دیر جا کر بیٹھ جائیں اور جتنی دیر دل لگے گا وہاں بیٹھے رہیں گے،اور جب دل گھبرائے گا،اٹھ کر چلے جائیں گے۔لہذا مقصد یہ نہیں ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی سیرت طیبہ کو حاصل کیا جائے بلکہ مقصد یہ ہے کہ کچھ وقت گزاری کا سامان ہو جائے اگر چہ بعض اوقات اس طرح وقت گزاری کے لئے جانا بھی فائدہ مند ہو جاتا ہے اللہ رسول کی کوئی بات کان میں پڑ جاتی ہے

اور اس سے انسان کی زندگی بدل جاتی ہے،ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں لیکن میں نیت کی بات کر رہا ہوں کہ جاتے وقت نیت درست نہیں ہوتی یہ نیت نہیں ہوتی کہ میں جا کر رسول اللہ ﷺ کی سیرت سن کر اس پر عمل پیرا ہوں گا۔

ہر شخص سیرت طیبہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا!

قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ!

تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے اور آپ ﷺ کی حیات طیبہ مشعل راہ ہے یہ ایک پیغام ہدایت ہے اور یہ ایک اسوہ حسنہ ہے ایک مکمل نمونہ ہے لیکن ہر شخص کے لئے نمونہ نہیں ہے بلکہ اس شخص کے لئے جو اللہ تبارک وتعالی کو راضی کرنا چاہتا ہو ۔اور اس شخص کے لئے جو یوم آخرت کو سنوارنا چاہتا ہو۔اور یوم آخرت پر اس کا پورا ایمان اور یقین اور بھروسہ ہو۔اور وہ اللہ تبارک وتعالی کو کثرت سے یاد کرتا ہو۔لہذا جس شخص میں یہ اوصاف پائے جائیں گے اس کے لئے سیرت طیبہ ایک پیغام ہدایت ہے۔

لیکن جس شخص کے اندر یہ اوصاف موجود نہیں اور جو اللہ کو راضی کرنا نہیں چاہتا۔اور جو یوم آخرت پر بھروسہ نہیں رکھتا اور یوم آخرت کو سنوارنے کے لئے یہ کام نہیں کرتا اور وہ اللہ کو کثرت سے یاد نہیں کرتا اس کے لئے اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سیرت طیبہ اس کے لئے ہدایت کا پیغام بن جائے گی۔سیرت طیبہ تو ابو جہل کے سامنے بھی تھی اور ابولہب کے سامنے بھی تھی امیہ بن خلف کے سامنے بھی تھی۔لیکن وہ سیرت طیبہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکے۔یعنی وہ زمین ہی بنجر تھی۔اور اس بنجر زمین میں ہدایت کا بیج ڈالا نہی جا سکتا تھا۔وہ بار آور نہیں ہو سکتا تھا لہذا اگر کسی شخص کے دل میں اللہ تعالی کو راضی کرنے کی فکر نہیں اور آخرت کو سنوارنے کی فکر نہیں اور اللہ کی یاد اس کے دل میں نہیں ہے تو پھر کسی صورت میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سیرت طیبہ

سے وہ شخص اپنی زندگی میں فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

لہذا یہ سارے منظر جو دیکھ رہے ہیں اسمیں بسا اوقات ہماری نیتیں درست نہیں ہوتیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہزاروں تقریریں سن لیں اور ہزاروں محفلوں میں شرکت کرلی۔لیکن زندگی جیسے پہلے تھی ویسی آج بھی ہے جس طرح پہلے ہمارے دلوں میں گناہوں کا شوق اور گناہوں کی طرف رغبت تھی وہ آج بھی موجود ہے اس کے اندر کوئی فرق نہیں آیا۔

آپ ﷺ کی سنتوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے!

انہی سیرت طیبہ کے نام پر منعقد ہونے والی محفلوں میں عین محفل کے دوران ہم ایسے کام کرتے ہیں جو سرکار دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے ارشادات کے قطعی خلاف ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا نام لیا جا رہا ہے پھر ان سنتوں کا ان ہدایات کا مذاق اڑا رہے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم لے کر آئے تھے۔

سیرت کے جلسے اور بے پردگی!

چنانچہ ہمارے معاشرے میں اب ایسی محفلیں کثرت سے ہونے لگی ہیں جن میں مخلوط اجتماع ہے اور عورتیں اور مرد ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور سیرت طیبہ کا بیان ہو رہا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے تو عورتوں کو فرمایا کہ اگر تمہیں نماز بھی پڑھنی ہو تو مسجد کے بجائے گھر میں پڑھو اور گھر میں صحن کے بجائے کمرے میں پڑھو اور کمرے سے بہتر یہ ہے کہ کوٹھری میں پڑھو۔عورت کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم یہ حکم دے رہے ہیں۔لیکن انہی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا ذکر مبارک ہو رہا ہے۔جس میں عورتیں اور مرد مخلوط اجتماعات میں شریک ہیں، اور کسی اللہ کے بندے کو یہ خیال نہیں آتا کہ سیرت طیبہ کے ساتھ کیا مذاق ہو رہا ہے پوری آرائش اور زیبائش کے ساتھ سج دھج کر بے پردہ ہو کر خواتین شریک ہو رہی ہیں اور مرد بھی ساتھ موجود ہیں۔

سیرت کے جلسے میں موسیقی!

نبی کریم سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ مجھے جس کام کے لئے بھیجا گیا ہے اس میں سے ایک اہم کام یہ ہے کہ میں ان باجوں بانسریوں کو اور ساز و سرور کو اور آلات موسیقی کو اس دنیا سے مٹا دوں۔لیکن آج انہی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے نام پر محفل منعقد ہو رہی ہے۔جلسہ ہو رہا ہے اور اس میں ساز و سرور کے ساتھ نعت پڑھی جا رہی ہے اور اس میں قوالی

شریف ہورہی ہے اورقوالی کے ساتھ لفظ شریف بھی لگ گیا ہے ۔اوراس میں پورے آب وتاب کے ساتھ ہارمونیم بج رہا ہے ساز و سرور ہورہا ہے۔

عام گانوں میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی نعت میں کوئی فرق نہیں رکھا جارہا ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سیرت کے ساتھ اس سے بڑا مذاق اور کیا ہوسکتا ہے ۔اس کے علاوہ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر عورتیں اور مرد مل کر نعتیں پڑھ رہے ہیں ٹیلیویژن دیکھنے والوں نے بتایا کہ عورتیں پورے آرائش اور زیبائش کے ساتھ ٹیلیویژن پر آرہی ہیں ۔ یہ ایک مذاق ہے جو آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ ﷺ کی تعلیمات کے ساتھ ہورہا ہے۔

عورت جس کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا کہ:
یعنی زمانہ جاہلیت کی طرح تم بناؤ سنگھار کر کے مردوں کے سامنے مت آؤ آج وہی عورت پورے میک اپ اور بناؤ سنگھار کے ساتھ مردوں کے سامنے آرہی ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی شان میں نعت پڑھ رہی ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی نعت اور سیرت کے ساتھ اس سے بڑا ظلم اور کیا ہوسکتا ہے؟ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان چیزوں کی وجہ سے اللہ کی رحمت آپ کی طرف متوجہ ہوگی تو پھر آپ سے زیادہ دھوکے میں کوئی اور نہیں ہے ۔ نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سنتوں کو مٹا کر آپ ﷺ کی تعلیمات کی خلاف ورزی کر کے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کی مخالفت کر کے اوراس کا مذاق اڑا کر بھی اگر آپ اس کے متمنی ہیں کہ اللہ کی رحمتیں آپ پر نچھاور ہوں تو اس سے بڑا مغالطہ اور اس سے بڑا دھوکہ اس روئے زمین پر کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ معاذ اللہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور عتاب کو دعوت دینے والی باتیں ہیں وہ کام جو حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کے کام ہیں وہ ہم عین سیرت طیبہ کو بیان کرتے وقت کرتے ہیں ۔

سیرت کے جلسے میں نمازیں قضا!

پہلے بات صرف جلسوں کی حد تک محدود تھی کہ سیرت طیبہ کا جلسہ ہورہا ہے اس میں شریعت کی چاہے جتنی خلاف ورزی ہورہی ہے کسی کو پرواہ نہیں لیکن اب تو بات اور آگے بڑھ گئی ہے چنانچہ دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سیرت طیبہ کے جلسے کے انتظامات ہورہے ہیں ۔اوران انتظامات میں نمازیں قضا ہورہی ہیں کسی شخص کو نماز کا ہوش نہیں پھر رات کے دو دو بجے تک تقریریں ہورہی ہیں اور صبح فجر کی نماز جارہی ہے ۔ جب کہ نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا ارشاد تو یہ تھا کہ جس شخص

کی ایک عصر کی نماز فوت ہو جائے تو وہ شخص ایسا ہے جیسے اس کے تمام مال اور تمام اہل وعیال کو کوئی شخص لوٹ کر لے گیا۔ اتنا عظیم نقصان ہے لیکن سیرت طیبہ کے جلسے کے انتظامات میں نمازوں قضا ہورہی ہیں اور کوئی فکر نہیں اس لئے کہ ہم تو ایک مقدس کام میں لگے ہوئے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے نماز کی جو تاکید بیان فرمائی تھی وہ نگاہوں سے اوجھل ہے۔

سیرت کے جلسے اور ایذاء مسلم!

اور سنئے سیرت طیبہ کا جلسہ ہورہا ہے۔ جس میں کل پچیس تیس سامعین بیٹھے ہیں۔ لیکن لاؤڈ اسپیکر اتنا بڑا لگانا ضروری ہے کہ اس کی آواز پورے محلے میں گونجے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک جلسہ ختم نہ ہو جائے اس وقت تک محلے کا کوئی بیمار کوئی ضعیف کوئی بوڑھا اور معذور آدمی سو نہ سکے۔ حالاں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا عمل تو یہ تھا کہ آپ تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہورہے ہیں لیکن کس طرح بیدار ہورہے ہیں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ''آپ دھیرے سے اٹھے کہیں ایسا نہیں ہو کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی آنکھ کھل جائے آہستہ سے دروازہ کھولا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عائشہ کی آنکھ کھل جائے نماز جیسے فریضے کے اندر حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا یہ عمل تھا کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس بچے کی آواز سن کر اس کی ماں کسی مشقت میں مبتلا ہو جائے لیکن یہاں بلا ضرورت بغیر کسی وجہ کے صرف ۲۵، ۳۰ سامعین کو سنانے کے لئے اتنا بڑا لاؤڈ اسپیکر نصب ہے کہ کوئی ضعیف بیمار آدمی اپنے گھر میں سو نہیں سکتا ور انتظام کرنے والے اس سے بے خبر ہیں کہ کتنے بڑے کبیرہ گناہ کا ارتکاب ہورہا ہے۔ ایذاء مسلم کبیرہ گناہ ہے اس کا کسی کو احساس نہیں۔

دوسروں کی نقالی میں جلوس!

ہمارا یہ سارا طرز عمل اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ درحقیقت نیت درست نہیں ہے، نبی کری صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی تعلیمات کو اپنانے اور اسپر عمل کرنے کی نیت نہیں ہے بلکہ مقاصد کچھ اور ہیں اور جیسا کہ میں عرض کیا کہ پہلے بات صرف جلسوں کی حد تک تھی اب تو جلسوں سے آگے بڑھ کر جلوس نکلنا شروع ہو گئے۔ اور اس کے لئے استدلال یہ کیا جاتا ہے کہ فلاں فرقہ فلاں مہینے میں اپنے امام کی یاد میں جلوس نکالتا ہے تو پھر ہم اپنے نبی کے نام پر ربیع الاول میں جلوس کیوں نہ نکالیں گویا کہ اب ان کی نقل اتاری جارہی ہے کہ جب محرم کو جلوس نکلتا ہے تو ربیع الاول کا بھی نکلنا چاہئے۔ خود یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے احکام کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ اور آپ ﷺ کی عظمت اور محبت کا حق ادا کر رہے ہیں۔

لیکن اس پر ذرا غور کریں کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم خود اس جلوس کو دیکھیں جو آپ ﷺ کے نام پر نکالا جا رہا ہے تو کیا آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اس کو گوارا اور پسند فرمائیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے تو ہمیشہ اس امت کو ان رسمی مظاہروں سے اجتناب کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ظاہری اور رسمی چیزوں ک طرف جانے کے بجائے میری تعلمات کی روح کو دیکھو اور میری تعلیمات کو اپنی زندگی میں اپنانے کی کوشش کرو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی پوری حیات طیبہ میں کوئی شخص ایک نظیر یا ایک مثال اس بات پر پیش کرسکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سیرت کے نام پر ربیع الاول میں یا کسی مہینے میں کوئی جلوس نکالا گیا ہو؟ بلکہ پورے تیرہ سو سال کی تاریخ میں کوئی ایک مثال کم از کم مجھے تو نہیں ملی کہ کسی نے آپ کے نام پر جلوس نکالا ہو۔ ہاں! شیعہ حضرات محرم میں اپنے امام کے نام پر جلوس نکالا کرتے تھے ہم نے سوچا کہ اس کی نقالی میں ہم بھی جلوس نکالیں گے۔

حالاں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان میں سے ہو جاتا ہے اور صرف جلوس نکالنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر ہی ہو رہا ہے کہ کعبہ شریف کی شبیھیں بنائی جا رہی ہیں روضہ اقدس کی شبیھیں بنائی جا رہی ہیں۔ گنبد خضراء کی شبیھیں بنائی جا رہی ہیں۔ پورا لالوکھیت ان چیزوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور دنیا بھر کی عورتیں بچے بوڑھے اس کو متبرک سمجھ کر برکت حاصل کرنے کے لے اس کو ہاتھ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں جا کر دعائیں مانگی جا رہی ہیں منتیں مانی جا رہی ہیں حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سیرت طیبہ کے نام پر یہ کیا ہو رہا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم شرک کو بدعات کو اور جاہلیت کو مٹانے کے لئے دنیا میں تشریف لائے اور آج آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ہی کے نام پر شرک و بدعات شروع کر دیں، روضہ اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو اس گنبد سے کوئی مناسبت نہیں جو آپ نے اپنے ہاتھوں بنا کر کھڑا کر دیا ہے لیکن اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کو مقدس سمجھ کر تبرک کے لئے کوئی اس کو چوم رہا ہے کوئی اس کو ہاتھ لگا رہا ہے۔

حضرت عمرؓ اور حجر اسود

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ تو حجر اسود کو چومتے وقت فرماتے ہیں کہ اے حجر اسود! میں جانتا ہوں تو ایک پتھر کے سوا کچھ نہیں ہے خدا کی قسم! اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو میں نے تجھے چومتا ہوا نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا لیکن میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو چومتے ہوئے دیکھا ہے اور ان کی یہ سنت ہے اس واسطے میں تجھے چومتا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ماذ کرفی الحجرالاسود، حدیث نمبر ۱۵۹۷)

وہاں تو حجر اسود کو یہ کہا جا رہا ہے۔اور یہاں اپنے ہاتھ سے ایک گنبد بنا کر کھڑا کر دیا، اپنے ہاتھ سے ایک کعبہ بنا کر کھڑا کر دیا، اور اس کو متبرک سمجھا جا رہا ہے اور اس کو چوما جا رہا ہے یہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم جس چیز کو مٹانے کے لئے تشریف لائے تھے اسی کو زندہ کیا جا رہا ہے چراغاں ہو رہا ہے ریکارڈ رنگ ہو رہی ے۔گانے بجانے ہو رہے ہیں تفریح بازی ہو رہی ہے۔نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے نام پر میلہ منعقد کیا ہوا ہے یہ دین کو کھیل کود بنانے کا ایک بہانہ ہے جو شیطان نے ہمیں سکھا دیا ہے خدا کے لئے ہم اپنی جانوں پر رحم کریں اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سیرت طیبہ کی عظمت اور محبت کا حق ادا کریں اور اس کی عظمت اور محبت کا حق یہ ہے کہ اپنی زندگی کو ان کے راستے پر ڈھالنے کی کوشش کریں۔

خدا کے لئے اس طرز عمل کو بدلیں!

سیرت طیبہ کے جلسے میں کوئی آدمی اس نیت سے نہیں آتا کہ ہم اس محفل میں اس بات کا عہد کریں گے کہ اگر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف پہلے پچاس کام کیا کرتے تھے تو اب کم از کم اس میں سے دس چھوڑ دیں گے کسی نے اس طرح عہد کیا؟ کسی شخص نے اس طرح عید میلا دالنبی منائی؟ کوئی ایک شخص بھی اس کام کے لئے تیار نہیں، لیکن جلوس نکالنے کے لئے میلے سجانے کے لئے مغرابیں کھڑی کرنے کے لئے چراغاں کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں ان کاموں پر جتنا چاہو روپیہ خرچ کروالو اور جتنا چاہو وقت لگوالو اسلئے کہ ان کاموں میں نفس کو لذت آتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سیرت طیبہ کا جو اصل راستہ ہے اس میں نفس و شیطان کو لذت نہیں ملتی۔خدا کے لئے ہم اپنے اس طرز عمل کو ختم کریں اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی عظمت و محبت کا حق پہچانیں۔اللہ تعالی ہم سب کو سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔